روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 27 / اکتوبر 2011ء 28 ذیقعد 1432 ہجری 27 / اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 245

خائن خریدار

حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
جو کوئی اس نیت سے کوئی چیز خریدتا ہے کہ وہ اس کی قیمت ادا نہ کرے گا تو جس دن وہ مرے گا وہ خائن ہوگا اور خائن جہنمی ہے۔
(مجمع الزوائد جلد4 صفحہ 131)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ مومن جو وجود روحانی میں پنجم درجہ پر ہیں وہ اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔ اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی ان کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی پابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی ان کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں ان سب میں تابمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرتے ہیں گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھالیں۔ یہ درجہ چوتھے درجہ سے اس لئے بڑھ کر ہے کہ اس میں حتی الوسع تمام اعمال میں تقویٰ کی باریک راہوں سے کام لینا پڑتا ہے اور حتی الوسع جمیع امور میں ہر ایک قدم تقویٰ کی رعایت سے اٹھانا پڑتا ہے مگر چوتھا درجہ صرف ایک ہی موٹی بات ہے اور وہ یہ کہ زنا سے اور بدکاریوں سے پرہیز کرنا۔ اور ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ زنا ایک بہت بے حیائی کا کام ہے اور اس کا مرتکب شہوات نفس سے اندھا ہو کر ایسا ناپاک کام کرتا ہے جو انسانی نسل کے حلال سلسلہ میں حرام کو ملا دیتا ہے اور تضیع نسل کا موجب ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شریعت نے اس کو ایسا بھاری گناہ قرار دیا ہے کہ اسی دنیا میں ایسے انسان کے لئے حد شرعی مقرر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مومن کی تکمیل کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ وہ زنا سے پرہیز کرے کیونکہ زنا نہایت درجہ مفسد طبع اور بے حیا انسانوں کا کام ہے اور یہ ایک ایسا موٹا گناہ ہے جو جاہل سے جاہل اس کو برا سمجھتا ہے اور اس پر بجز کسی بے ایمان کے کوئی بھی دلیری نہیں کرسکتا۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد21 ص208)

قربانی کرنے والا بال اور ناخن نہ کٹوائے

صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے لے کر اسے چاہئے کہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔
(مسلم کتاب الاضاحی باب من دخل علیہ عشر ذی الحجہ)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:
جو قربانی کرنا چاہے تو یکم ذی الحجہ سے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔
(مسلم کتاب الاضاحی باب من دخل علیہ عشر ذی الحجہ)

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
''جب ذی الحجہ کا چاند نکل آئے تو جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو اسے قربانی ذبح کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہیں کٹوانے چاہئیں''۔
(مسلم کتاب الاضاحی باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجہ)

سیدنا حضرت مصلح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:
''جو لوگ قربانی کرنے کا ارادہ کریں ان کو چاہئے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائیں۔ اس امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ عام لوگوں میں اس سنت پر عمل کرنا مفقود ہو گیا ہے''۔
(الفضل 22 ستمبر 1917ء ص4)

(مرسلہ: دارالافتاء ربوہ)

م۔شاہین

حضور انور کی جرمنی آمد پر نیک تاثرات کا اظہار

ہم تیرے آستاں سے ہو آئے

پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی چند روز پہلے جرمنی میں آمد ہوئی۔ دل خوشی سے بلیوں اچھل پڑے، کہاں ہم جیسے کمزوروں پہ اللہ کریم کی رحمتوں کا فیضان، بن مانگے یہ دولت ملی۔ احبابِ جرمنی اپنی خوش قسمتی پہ ایک بار پھر نازاں ہوئے۔ فرینکفرٹ کی قسمت پھر ایک دفعہ جاگ اٹھی۔ خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ بیت السبوح میں ہر وقت کی ہلچل شروع ہو گئی۔ فرشتوں کا نزول بہت بڑھ گیا۔ اک نور کی بارش برسنے لگی۔ پروانے دور دور سے شمع کے گرد رقصاں ہونے کے لئے پہنچنے لگے۔ لوگوں کی نیک مصروفیات بڑھ گئیں۔ نمازوں میں اللہ کے فضل سے مزید انہماک پیدا ہوا۔ ہر کسی کی کوشش ہونے لگی کہ میں زیادہ سے زیادہ وقت خلیفۂ وقت کی خدمت میں گزاروں۔ لمبے لمبے فاصلے طے کر کے لوگ بیت السبوح پہنچنے لگے۔ مسیح کا لنگر ویسے تو الحمدللہ سارا سال ہی جاری رہتا ہے مگر اب اس میں ایک اور خاص برکت پڑ گئی۔

ڈیوٹی دینے والے انصار، خدام، لجنہ، بچے اپنی اپنی بہار دکھانے لگے۔ مگر ہمیں سب سے پیارے لگتے ہیں ہمارے پہریدار حضرات فرشتوں کے لشکر کا ہی ایک حصہ لگتے ہیں۔ از حد پیار آتا ہے ان پر۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنے فضلوں کا مورد بنائے اور دین و دنیا کی حسنات سے وافر نوازے۔

ڈیوٹی دینے والیاں جو ذوق و شوق سے ڈیوٹی دیتی ہیں، ہر خدمت خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو، اس کی انجام دہی کے لئے بھاگی آتی ہیں۔ بھاگ بھاگ کر کام کرتی ہیں۔ پردوں میں لپٹی عہدیداران حور مقصورات فی الخیام کی ایک تصویر پیش کرتی ہیں۔

پھر حضور انور کے بار بار استقبال، الوداع کا موقعہ ملتا ہے۔ جب پتہ چلتا ہے کہ حضور انور کہیں جانے لگے ہیں تو بچے، بڑے مرد و خواتین بھاگ بھاگ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے لمبا کھڑا ہونا بھاری نہیں لگتا۔ ٹانگوں کی دردیں خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

بچے جن کو حضور اقدس کے دیدار کا موقعہ مل جائے، خوشی خوشی بتاتے ہیں کہ حضور نے میری طرف دیکھا تھا یا ہمیں ہاتھ ہلایا تھا۔ ماں باپ کے کلیجے بھی ٹھنڈ پاتے ہیں اور اپنے ان بچوں پہ رشک آتا ہے۔ جن کے رشتہ دار بیت السبوح کے قریب رہتے ہیں، وہ چھٹی کے دنوں میں موقعہ ڈھونڈتے ہیں کہ رشتہ داروں کے گھر رہ کر، حضور انور کی قربت سے فائدہ اٹھائیں۔ نمازیں حضور اقدس کی اقتدا میں ادا کریں اور دیدار کی جھلک بھی نصیب ہو۔ ملاقات کرنے والوں کی خوش قسمتی تو عیاں ہوتی ہی ہے۔ ہمارے بھی اللہ تعالیٰ نے تقریباً روز ہی بیت السبوح جانے کے سامان مہیا فرما دیئے الحمدللہ۔ بقول شاعر ع

یونہی لاتا رہے مولا ہمیں سرکار کے پاس

خدا کا پاک بندہ اپنے قدموں سے اس سرزمین کو برکت بخشتا ہے۔ آپ کا الوہی وجود کسی اور ہی جہان کا لگتا ہے۔ ہم کمزوروں پہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہی ہے۔ ورنہ ہم عام انسانوں اور آپ کی نسبت تو کچھ بھی نہیں۔

حضور انور کا وجود باجود تو ہماری توجہات کا مرکز ان دنوں بنا ہی ہوتا ہے اس کے بعد ہماری پیاری آپا جان ہیں۔ ممبرات کی کوشش ہوتی ہے کہ اڑ کر کسی نہ کسی طرح آپا جان مدظلہا العالی سے مل آئیں۔ ہماری آپا جان بھی بہت کریم النفس ہیں۔ ملنے والیوں کا بہت ہی دل رکھتی ہیں۔ گروہ در گروہ عورتیں آپ سے ملنے پہنچتی ہیں اور ملنے والیوں کا ایک اژدہام ہوتا ہے۔ ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ میں آپ سے مل کر آؤں اور آپ بھی لوگوں کے ہجوم کو دیکھ کر گھبرا نہ جانا کے مصداق سب سے ہی ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ جس صبح حضور اقدس ایدہ اللہ نے فرینکفرٹ سے واپس تشریف لیجانا تھا، اس سے پہلی شام خوش قسمتی سے چھٹی کا دن تھا۔ ایک مخلوق خدا بیت السبوح میں ٹوٹی پڑی تھی اور دور دور کے علاقوں سے خواتین گروپس بنا کر حضرت سیدہ آپا جان سے ملنے آئی ہوئی تھیں۔ انتظار کی طویل صعوبتیں اٹھا کر چند منٹوں کی ملاقات کر کے شاداں و فرحاں آتیں۔ رش اس قدر تھا کہ بیت کا وسیع ہال، اس کے ساتھ والا ہال بھی تنگ پڑ گئے۔ صفوں کو قریب قریب کرنا پڑا پھر بھی جگہ کی تنگی رہی۔ فرینکفرٹ سے واپسی والے دن اگرچہ work day تھا مگر ہجوم عاشقاں میں کمی نہ تھی۔ اللہ کا جری سورج کی طرح چمک رہا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ہمارے پیارے امام کی ہر لحہ ہر آن حفاظت فرمائے، روح القدس سے غالب تائید فرمائے۔ پیاری آپا جان کو صحت سے رکھے اور آپ شانہ بشانہ ہمارے حضور اقدس کی تائید و نصرت میں کھڑی رہیں۔ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تعارف کتب

خطبات طاہر جلد 9

ناشر: طاہر فاؤنڈیشن
خطبات جمعہ: 1990ء
ضخامت: 850 صفحات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے معرکۃ الآراء خطبات جمعہ پر مشتمل جلدوں کی طباعت کا کام طاہر فاؤنڈیشن بہت دلجمعی اور محنت سے سرانجام دے رہی ہے۔ اب خطبات طاہر کی جلد 9 چھپ کر سامنے آئی ہے جس میں حضور انور کے 1990ء کے 51 خطبات جمعہ شامل ہیں۔

1990ء کا سال اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ یہ جماعت کی دوسری صدی کا پہلا سال تھا۔ اور جماعت نے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر اپنے اولوالعزم خلیفہ کی قیادت میں بہت وعدے کئے، نئے سنگ ہائے میل طے کرنے کے لئے سچے عزم کئے اور نئے تاریخی سفر کا آغاز کیا۔

سفر کے اس آغاز میں حضور نے جماعت کو عبادت یعنی نماز اور حصول لقا کی راہیں بہت پیارے انداز میں دکھائیں تا کہ ہماری نماز حقیقی نماز بن جائے اور اعلیٰ لذات ہمیں حاصل ہوں۔ اور آپ نے گویا ہر قدم پر جماعت کے مظاہر دیکھنے کے طریق اور اسلوب سکھائے۔ اور دعاؤں اور لقاء الٰہی پر مشتمل ان خطبات کا یہ سلسلہ ''ذوق عبادت اور آداب دعا'' کے نام سے کتابی صورت میں بھی شائع ہوا۔

یہ سال اور بہت سے اہم معاملات اور مسائل اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتوں نے عراق جیسی ابھرتی ہوئی طاقت کی تباہی کے منصوبے بنا لئے تھے، حضور نے بروقت اس مسئلہ کے حل کے لئے صائب مشورے دیئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ اور مسلسل خطبات کے ذریعہ ایسی ہدایات دیں جس نے پوری دنیا کی آنکھیں کھول دیں۔ خطبات جمعہ کا یہ سلسلہ خلیج کا بحران اور نظام جہان نو کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔

اس سال کے بعض اہم موضوعات یہاں درج کئے جاتے ہیں تا کہ قارئین کو اندازہ ہو سکے اس سال کی کیا اہمیت تھی۔ آج سے 21 سال پہلے جماعت اور دنیا کو کن مسائل کا سامنا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کس طرح ان کے حل پیش فرمائے اور بروقت نشاندہی کی۔ شہد کی مکھی کی طرح وحی کے تابع عجز اختیار کرنا اور مزید تحقیق، آئندہ نسلوں کو دعا گو بنانے اور حضور کی تین بابرکت رؤیا صالحہ کا ذکر، رسول کریم نور' علیٰ نور تھے، جس قوم میں قربانی کرنے والے لوگ موجود ہوں اس قوم کو جھوٹا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ Friday the 10th کی پیش گوئی کا ظہور، پرتگال میں کسی بھی خلیفہ کا پہلا خطبہ جمعہ اور پہلے مشن ہاؤس کا افتتاح، دعائیں کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کریں تا سپین میں دین حق نئی شان کے ساتھ زندہ ہو۔ آئندہ صدی غلبہ احمدیت کی صدی ہے، لقائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے اخلاق کو مزین کریں، تکبر سے بچیں اور عاجزانہ راہیں اختیار کریں، پاکستان کے بدترین حالات کا تذکرہ، اللہ کی محبت سے ہم دنیا پر غالب آ سکتے ہیں، خلیج کے تنازعہ کا حل، مالی قربانیوں سے تم امیر ہو گے، اپنی اولاد کو مالی قربانی کی محبت سکھائیں۔ لقائے باری تعالیٰ پر یقین کرنے سے انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے رسول کریم ﷺ وہ سورج ہیں جنہوں نے تمام پردے ہٹا کر اندر کی راہ دکھائی، نئی صدی کا چیلنج، عراق اور بابری مسجد کے معاملہ میں رہنمائی، آج امن عالم کو سب سے زیادہ خطرہ عصبیت اور خود غرضی سے ہے۔ تقویٰ سے حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں حبل اللہ سے مراد خلافت ہے، سورہ فاتحہ کا عرفان حاصل کریں اور پھر نماز ادا کرنے کے لئے محنت کریں، ذکر الٰہی کے مضمون کو سمجھ کر حمد کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا کریں، نمازوں میں عرفان الٰہی کا رنگ بھریں، ایاک نعبد کی دعا میں اپنے اہل اور اپنے تابع لوگوں میں بھی شامل کریں، الغرض سارے خطبات ہی ایسے ہیں کہ دل کرتا ہے ان کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا جائے۔ ان کا مطالعہ کرنے سے نہ صرف ایمان میں اضافہ ہو گا بلکہ آنے والی نسل کی تعلیم و تربیت کے بہت سے سنہری اصول ملیں گے۔ ہر احمدی کو ان خطبات کا مطالعہ کرنا چاہئے تا کہ نئی صدی کے ہر چیلنج اور تقاضے کو ہم پورا کرنے والے ہوں۔ آمین

(ایف۔ شمس)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔ قربانی بکرا -/10,000 روپے
2۔ قربانی حصہ گائے -/5,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

14

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ناروے

حضور انور کا خطاب، وزیر اعظم کا پیغام، وزیر دفاع ناروے کی تقریر، مہمانوں کے تاثرات اور میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30 ستمبر 2011ء

(قسط دوم)

سویڈن کے مہمان کی تقریر

اس کے بعد سویڈن سے آنے والے مہمان Roger Kaliff (جو سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے سینئر ممبر ہیں اور یورپین یونین کی ریجنل کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

یہ میرے لئے ایک بہت خاص موقع ہے کہ میں ناروے میں پہلی (بیت الذکر) کے افتتاح میں شامل ہو رہا ہوں۔ یہ میرے لئے اور آج جو لوگ اس ہال میں موجود ہیں ان کے لئے بھی شاندار موقع ہے۔ میں سب سے پہلے آپ سب کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اس (بیت الذکر) کی خوبصورت تعمیر ناروے کی خوبصورتی کو مزید بڑھاتی ہے مگر اس سے زیادہ احمدی ...... کی (بیت الذکر) اپنے ساتھ امن، بھائی چارہ اور رواداری کا پیغام لاتی ہے۔

موصوف نے کہا میں احمدی ......کو دو دہائیوں سے جانتا ہوں اور ان کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب میرے گھر کالمار (Kalmar) سویڈن میں دو بار تشریف لائے تھے۔ احمدیہ...... جماعت سویڈن میں ایک فعال جماعت ہے اور اس جماعت کے ایک ممبر نسیم ملک صاحب میری پارٹی کے ممبر ہیں اور ایک عزت دار سیاستدان ہیں۔

احمدیہ...... جماعت دوصد سے زائد ممالک میں موجود ہے اور تقریباً یورپ کے ہر ملک میں ہے اور ان کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ تمام مذاہب کی عزت کرتے ہیں اور ان کے ممبران سختی سے اس بات پر عمل کرتے ہیں کہ وہ جس ملک میں رہ رہے ہیں اس ملک کے قانون کی پابندی کریں۔

موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ تمام ممالک میں Peace Symposiums اور جلسہ سالانہ منعقد کرتے ہیں اور ہر سال انٹرنیشنل پیس پرائز انفرادی طور پر یا آرگنائزیشن کو دیتے ہیں۔

جماعت کی ہیومینیٹی فرسٹ آرگنائزیشن تمام دنیا میں ضرورتمندوں کی مدد کرتی ہے۔ خاص طور پر مختلف ممالک میں قدرتی آفات کے وقت یہ مدد پہنچاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا ایک سیٹلائٹ چینل ہے جس کی نشریات چوبیس گھنٹے کی ہیں اور یہ امن کے قیام اور تمام مذاہب میں باہمی اخوت اور بھائی چارہ کے قیام کے لئے ایک پُل کا کام دیتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ میں چالیس سال سے سیاست میں ہوں اور یورپ میں بھی کام کیا ہے اور سوشل ڈیموکریٹ بھی ہوں۔ میں نے ایک لمبا عرصہ بھائی چارہ اور مختلف تہذیبوں میں ملنے جلنے کے لئے کام کیا ہے۔

موصوف نے کہا میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ساتھ تعلق کی بناپر اور اب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات کی بنا پر کہتا ہوں کہ جو سیاستدان امن و آزادی پر یقین رکھتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم احمدیہ جماعت کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ان اخلاق کو رواج دیں جن کا پرچار جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

احمدیہ...... جماعت کی ناروے میں اس ...... کا افتتاح ہونا اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ (دین) یقیناً امن کا مذہب ہے جو سچے دل کے ساتھ تمام انسانوں کی بھلائی کا کام کرتے ہیں۔

اپنے ایڈریس کے آخر پر موصوف نے کہا کہ حضور! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج مجھے اس انتہائی اور اہم موقع پر کچھ کہنے کی اجازت عطا فرمائی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!

وزیر دفاع ناروے کی تقریر

اس کے بعد وزیر دفاع ناروے Grete Faremo نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے وزیر اعظم ناروے Jens Stoltenberg کا خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب، احمدی...... کے پانچویں خلیفہ!

آپ کا استقبال کرنا میرے لئے باعث صد افتخار ہے اور میں آپ کو ناروے میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ میں آپ کو صرف ناروے کے ممبر قومی اسمبلی کے طور پر خوش آمدید نہیں کہہ رہی بلکہ لیبر پارٹی کے نمائندہ کے طور پر بھی خوش آمدید کہہ رہی ہوں اور میرا خیال ہے کہ ان تمام جماعتوں کی طرف سے بھی جو آج حاضرین میں موجود ہیں۔

ہم آپ کو یہاں پا کر بہت خوش ہیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے اس تعزیتی پیغام کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو آپ نے 22 جولائی کے دہشت گرد حملہ پر حکومت اور ناروے کی عوام کے نام بھیجا۔ اس ہولناک واقعہ کے بعد کافی دیر تک ہمیں تمام دنیا سے، مختلف مذاہب عالم کی جانب سے ہمدردی اور تعزیت کے پیغام ملتے رہے۔ اس نازک وقت میں ایسے ہمدردی کے بول یقیناً تسلی کا باعث تھے اور میں امید کرتی ہوں کہ ہم باہمی تعاون کرتے ہوئے ایسے اقدامات کرتے رہیں گے کہ وہ گرمجوشی اور اپنائیت جو ہم نے اس واقعہ کے بعد محسوس کی، وہ مدھم نہ ہونے پائے۔ ہم آپ کے اور مقامی احمدیوں کے بہت شکر گزار ہیں اور آپ سب کو اس شاندار (بیت الذکر) پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ میں اس افتتاح کے موقع پر موجود ہوتے ہوئے بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں اور میرے مطابق یہ عمارت بہت خوبصورت ہے جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ یہ عمارت فنڈز سے تعمیر ہوئی ہے اور جیسا کہ کہا گیا ہے کہ Dugnad، یعنی وقار عمل کئے گئے ہیں اور یہ چیز ہمیں ناروے میں بہت پسند آئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وقار عمل مصروف رہنے اور اکٹھے مل کر کام کرنے کی خواہش کی نشاندہی کرتا ہے۔ میں اپنے وزیر اعظم کی طرف سے بھی دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ انہیں اس بات کا افسوس تھا کہ وہ انتہائی مصروف ہونے کے باعث اس موقع پر حاضر نہیں ہو سکے۔ کچھ دنوں میں چونکہ اسمبلی کی کارروائی شروع ہونے والی ہے، اس وجہ سے ہم بھی زیادہ مصروف ہو جائیں گے۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ ان کی طرف سے پیغام پڑھ کر سناؤں۔ یہ پیغام انہوں نے نارویجیئن زبان میں لکھا ہے اس لئے میں اسے نارویجیئن زبان میں پڑھوں گی اور مجھے یقین ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی بعد میں اس کا ترجمہ کرنے میں مدد کرے گا۔

میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ حال ہی میں ہم نے مقامی انتخابات کے لئے Campaign ختم کی ہے اور یہ Campaign ہمارے لئے ناروے میں بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ 22 جولائی کو ہونے والا حملہ ابھی ہمارے ذہنوں اور دلوں میں تازہ تھا، جو کہ ہمارے لئے ایک بہت بڑی آزمائش تھی۔ یہ ہماری جمہوریت اور اس کے مستقبل پر حملہ تھا اور یہ میں کہتی چلوں کہ مجھے نارویجیئن لوگوں پر فخر ہے کہ ان حملوں کا ہم نے جمہوریت کے ذریعے جواب دیا اور اتحاد اور محبت کے ذریعے اس نفرت کا جواب دیا۔ خلاصۃً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس آزمائش پر پورا اترے۔ ہماری قوم کو للکارا گیا لیکن ہم نے ثابت کر دیا کہ تمام ناروے متحد ہے۔ اب جبکہ ہم ایک نیا ناروے بنانے جا رہے ہیں اس لئے ہمیں اس نئے ناروے کے لئے پورے ملک کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ ہماری اقدار، جمہوریت، انسانی حقوق اور برابری کا تصور سب ایک جیسے ہیں اور ہم اپنے معاشرے کی بنیاد باہمی احترام اور رواداری پر رکھنا چاہتے ہیں۔ اس سفر کے آغاز میں بیشک ہم مختلف ہوں گے لیکن ہم بحث و مباحثہ کی اجازت دیں گے۔ ہم مشکل سے مشکل امور میں بھی مذاکرات کریں گے اور اسی ڈائیلاگ کے ذریعے ہی ترقی ممکن ہوگی۔ اس میں تمام قومیں، ثقافتیں اور مذاہب شامل ہوں گے۔ ناروے کی تاریخ میں مذہب نے اہم کردار ادا کیا ہے اور تاریخی طور پر چرچ ہی وہ جگہ تھی جہاں سارے ملک کے لوگ اکٹھے ہوئے اور ناروے کے مستقبل میں بھی مذہب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ آج کی طرح ہمیں ایک دوسرے کے لئے جگہ بنانی ہوگی، ایک دوسرے کو دعوت دینی ہوگی۔ یہ میری عبادتگاہ نہیں ہے لیکن پھر بھی انتہائی خوشگوار ماحول دیکھ رہی ہوں۔ میں آپ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور آپ کو مستقبل کے لئے نیک تمنائیں پیش کرتی ہوں۔

وزیر اعظم کا پیغام

وزیر دفاع نے اپنے ایڈریس کے بعد وزیر اعظم ناروے کا درج ذیل پیغام پیش کیا۔

پیارے احمدی دوستو!

میں احمدیہ ...... جماعت کو ان کی نئی ...... بیت النصر کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ...... کی عمارت نہایت خوبصورت اور عظیم الشان ہے۔ جماعت نے اس ......کو تعمیر کرنے کے لئے بہت محنت سے وقار عمل (Dugnad) کیا ہے۔ جو کہ بہت حیران کن ہے۔ یہ عمارت اردگرد کے ماحول کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے اور اس مذہبی امتزاج کو اجاگر کرتی ہے جو اس نارویجیئن معاشرہ میں پایا جاتا ہے۔

میں اپنی طرف سے پُرخلوص سلام تمام احمدی ......کو دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ یہ عمارت آپ لوگوں کے لئے خوشی اور افادیت کا باعث ہوگی۔ محبت بھرے سلام کے ساتھ۔

دستخط

Jens Stoltenberg

Prime Minister Norway

حضور انور کا خطاب

وزیر دفاع کے ایڈریس کے بعد سات بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

سب سے پہلے میں آپ سب کا جو یہاں بیت النصر...... میں افتتاح کے پُرمسرت موقع پر تشریف لائے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ہم نے اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ساتھ یہاں پر پہلی (بیت الذکر) تعمیر کی ہے جو کہ ناروے میں احمدیہ...... جماعت کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے۔اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں پہلے مختصراً (بیت الذکر) کے لفظی معنی بیان کرتا ہوں۔لفظ (بیت الذکر) کا مطلب، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی جگہ ہے۔اس لئے اس (بیت الذکر) کا افتتاح کوئی مادی یا دنیاوی تقریب نہیں ہے بلکہ یہ ایک خالصتاً روحانی اور مذہبی تقریب ہے۔

پس ہم سب یہاں احمدیہ ...... جماعت ناروے کی (بیت الذکر) کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔قطع نظر اس کے کہ آپ احمدی ......نہیں ہیں، آپ اس موقع پر تشریف لائے۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ وسیع ذہن کے مالک اور روشن خیال ہیں اور آپ سب انسانی اقدار کو بلند کرنے کی خواہش رکھتے ہیں نیز ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کی خاطر آپ مذہبی اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے بطور ایک کمیونٹی کے آپس میں غم اور خوشی بانٹتے ہیں۔یہ ایک مستحکم اصول ہے کہ محبت اور امن معاشرے کے اندر ہی سے پھوٹتے ہیں۔اس لئے میں آپ سب کا اس موقع پر شرکت کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ دلی شکر گزاری محض رسمی نہیں ہے بلکہ آپ سب کا شکریہ ادا کرنا میرے دینی فرائض میں شامل ہے۔

کیونکہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے تمام......کو سکھایا ہے کہ دوسرے کا شکریہ ادا کرنا بھی ایک نیکی ہے اور بہت ضروری ہے۔آپ ﷺ نے انتہائی خوبصورت انداز سے یہ بات سکھائی کہ اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کا شکر ادا نہیں کرتا وہ درحقیقت خدا کا شکر ادا نہیں کرتا۔تو احمدی ...... جماعت کا سربراہ ہونے کے ناطہ سے اس خدا، جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور جس کی عبادت کے لئے اپنی جماعت کے لوگوں کو مسلسل کہتا ہوں، کی طرف سے انعامات اور افضال سے محرومی کو کس طرح برداشت کرسکتا ہوں۔لہٰذا آپ سب کا شکریہ ادا کرنا نہایت ضرورت ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم جو کہ تمام اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر اس کا شکر ادا کیا جائے تو وہ اس کے بدلہ میں مزید انعامات و افضال نازل فرماتا ہے۔اس لئے میں آپ سے ایک بار پھر کہتا ہوں کہ میرا شکریہ ادا کرنا محض رسماً یا عادتاً نہیں ہے بلکہ میں دل کی گہرائیوں سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس فعل سے خوش ہوگا کہ میں نے اس کے نیک اور مخلص بندوں کا شکریہ ادا کیا ہے اور یقیناً خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے جب اس کی مخلوق ایک دوسرے کے لئے محبت کا اظہار کرتی ہے۔

ناروے میں رہنے والے احمدیوں میں سے اکثر کا تعلق ایشیا سے ہے۔اس لئے میں آپ سب سے بہت خوش ہوں کہ آپ سب احمدی اور غیر احمدی مختلف جگہوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اس جگہ پر بحیثیت ایک قوم کے جمع ہیں۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ رنگ نسل اور قوم کے فرق کے باوجود بھی آپ سب مسائل کو حل کرنے کے لئے یکجا ہو کر کام کر رہے ہیں اور آپ سب جو متعدد احمدی افراد کے ساتھ تعلق کی بنا پر آج یہاں بطور مہمان موجود ہیں، نے احمدی ...... کے پیار کا جواب پیار سے دیا ہے۔

اب میں اصل موضوع کی طرف واپس آتا ہوں کہ فی الحقیقت (بیت الذکر) کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ (بیت الذکر) کا مطلب عبادت کی جگہ ہے۔ میں اس کے متعلق مزید کچھ کہوں گا۔ یہ ایک بدقسمتی ہے کہ جب غیر...... کا لفظ سنتے ہیں تو ان کے ذہن میں عجیب وغریب اور خوفناک منظر ابھرتا ہے اور وہ بری طرح خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے علاقہ میں (بیت الذکر) تعمیر ہو رہی ہے تو خوف وہراس ان کا فوری ردعمل ہوتا ہے کہ خدانخواستہ یہ (بیت الذکر) دہشت گردی اور شدت پسندی کا ذریعہ نہ بن جائے۔ یہاں ضروری ہے کہ میں اس بات کی وضاحت کروں کہ ایک سچے ...... کے نزدیک (بیت الذکر) سے کیا مراد ہے۔آپ کو سمجھانے کی غرض سے میں لفظ (بیت الذکر) کے معانی بیان کرتا ہوں۔اگر آپ لغت دیکھیں تو (بیت الذکر) کے لفظ کو عبادت کا گھر کہا گیا ہے جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ Mosque کے لئے عربی میں (بیت الذکر) کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جو کہ سجد سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ جھکا۔ چنانچہ جب...... کے لفظی مطلب پر غور کیا جائے تو یہ ہمیں دعا اور عبادت کی طرف ہی لے جاتا ہے۔

اس پر طبعی طور پر سوال اٹھتا ہے کہ یہ عبادات کیسے بجالائی جاتی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک...... دعا کے لئے جھکتے تو چاہئے کہ اس کا سارا بدن عاجزی سے پُر ہو اور وہ اپنے آپ کو ناچیز گردانے۔ تو ایسی عاجزی کے ساتھ اسے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے خدا کے سامنے جھکنا چاہئے اور اسی اطاعت کی حالت میں اسے خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ مجھے مکمل طور پر اپنے احکام کی پیروی کی توفیق عطا کرے۔ تو یہ ہے...... کی حقیقت۔ یہ ایک المیہ ہے کہ...... کے بہت سے دشمن ہیں جو غلط تعلیمات، یعنی نعوذ باللہ قرآن کریم خون بہانے اور دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے کے ذریعہ ...... کا اصل چہرہ بگاڑ رہے ہیں۔اس وجہ سے انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ بعض...... گروہ اپنی غلط اور نفرت آمیز حرکات کی وجہ سے دشمنان ...... کو اپنے دین کو بدنام کرنے کا موقع دیتے ہیں اور یہ بات میں نے اپنی بہت سی تقاریر میں دنیا کو بتلائی ہے۔

یہ واضح رہے کہ یہ نام نہاد......کی محبت کی وجہ سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خود غرضی اور ذاتی مفادات کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں ان لوگوں سے جو کہ......کی حقیقت کو جاننا چاہتے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دہشت گردوں کی نفرت آمیز حرکات یا اسلام کو بدنام کرنے کے دیگر ذرائع کی طرف توجہ نہ دیں کیونکہ مذہب کو انصاف کے ساتھ اور شفاف طریقہ سے پرکھنے کے لئے یہ درست نہیں اور میں ان لوگوں سے جو کہ اسلام کے بارے میں جاننے کی پیاس رکھتے ہیں کہوں گا کہ ......تعلیمات کو جاننے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ قرآن کریم ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا۔

جہاد کے نظریہ کو دیکھیں تو یہ وہ چیز ہے جو کہ غیر...... کو تنگ کرتی ہے۔ جبکہ جہاد کے نظریہ کو جب قرآن کریم کی رو سے دیکھا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی شاذ مواقع ہیں جہاں قرآن کریم نے جنگ کرنے کی اجازت دی ہے اور یہ اجازت بھی انتہائی سخت شرائط اور مخصوص حالات میں دی گئی ہے۔مزید یہ کہ جب اس بات کا انصاف کے ساتھ جائزہ لیا جائے تو دوسرے مقدس صحیفوں مثلاً بائبل وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں بھی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ بہرحال اس موقع پر میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ اس کے متعلق دوسری مذہبی کتب کیا کہتی ہیں۔ بلکہ صرف اتنا کہوں گا کہ احمدیہ...... جماعت ہی ہے جو کہ (دین) کی اصل اور حقیقی تعلیمات پیش کرتی ہے۔ بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد نے مذہبی جنگوں اور جہاد کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور انہوں نے بتلایا ہے کہ آجکل کے حالات مذہبی جنگیں لڑنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتے۔ نیز انہوں نے بتلایا کہ مذہبی جنگیں لڑنے کا دور اب ختم ہو چکا ہے۔

آپ کو سمجھانے کی غرض سے میں مختصراً ان حالات کا بھی ذکر کروں گا جن میں قرآن کریم نے اسلام کی ابتداء میں مذہبی جنگ لڑنے کی اجازت دی۔لیکن اس کو بیان کرنے سے پہلے میں ناروے میں 22 جولائی کو ہونے والے خوفناک سانحہ کے متعلق کچھ کہنا چاہوں گا۔ میں اس غمناک سانحہ پر دل کی گہرائی کے ساتھ افسوس کرتا ہوں جس میں بہت سے معصوم لوگوں کی جانیں ضائع ہوگئیں۔ یہ دن نارویجین قوم کے لئے گہرے دکھ اور غم کا دن ہے۔ ہماری جماعت میں بھی ہر ایک نارویجین احمدی......جس کا تعلق خواہ کسی بھی ملک سے ہو اس خوفناک سانحہ پر اپنے دل میں دکھ اور درد محسوس کرتا ہے۔اپنے ملک اور انسانیت سے محبت کرنا ایک سچے...... کے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اپنی قوم کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کا بنیادی جزو ہے۔لہٰذا جب کوئی کسی بھی ملک میں رہتا ہے اور اس ملک کا شہری ہے اور اس ملک سے فائدہ حاصل کرتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس ملک سے محبت کرے۔ اگر وہ اس ملک سے محبت اور وفا نہیں کرتا تو اس کی عبادت اطاعت سے خالی ہوگی اور ایسے شخص کا (بیت الذکر) میں آنا ایک بے سود فعل ہوگا۔

قرآن کریم کا ایک واضح حکم ہے کہ اگر کوئی کسی کو بغیر وجہ کے قتل کرتا ہے تو گویا وہ پوری انسانیت کا قتل کرتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف اگر کوئی کسی کو زندگی دیتا ہے تو اس کا یہ فعل اتنا خوبصورت ہے کہ گویا وہ پوری کائنات کو زندگی دیتا ہے۔ یہ حکم انسانی اقدار کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے چند ہفتے پہلے ہونے والے اندوہناک انسانیت سوز سانحہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ واضح ہو کہ صرف ناروے میں رہنے والے احمدیوں کو دکھ نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا کے تمام احمدی......کو اس نقصان پر افسوس ہوا ہے اور وہ آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ سانحہ کسی......کی وجہ سے نہیں ہوا۔ اس لئے اگر کوئی دہشت گرد اپنا تعلق کسی خاص مذہب سے بتائے تو یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی بھی مذہب ظلم کی اجازت نہیں دیتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

میں نے پہلے بھی نارویجین گورنمنٹ کو تعزیتی پیغام بھجوایا تھا جس کا معزز مہمانوں نے ذکر کیا ہے۔ لیکن میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی طرف سے اور دنیا کے ہر احمدی......کی طرف سے ان متاثرہ خاندانوں، نارویجین گورنمنٹ اور پوری نارویجین قوم سے افسوس کرتا ہوں۔ میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ ناروے میں موجود تمام احمدی شدت پسندی اور دہشت گردی سے لڑنے کے لئے آپ کی حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے شانہ بشانہ ہیں بالکل اسی طرح جیسے تمام احمدی ساری دنیا میں کر رہے ہیں۔ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں اور اس کی مذمت کرتے ہیں خواہ یہ دہشت گردی سیاست کے نام پر ہو یا مذہب کے نام پر۔

اب میں واپس ان حالات کی طرف آتا ہوں

جن میں ابتدائی مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ قرآن کریم ایک کھلی کتاب ہے اور دیکھنے والوں کے لئے آنحضورﷺ کی زندگی کے تمام پہلو بھی واضح طور پر عیاں ہیں۔ اسلامی تعلیم یا اسلامی تاریخ کا کوئی حصہ بھی مخفی نہیں ہے۔ کوئی بھی تاریخ دان یا محقق جو غیر جانبداری سے اسلام کا مطالعہ کرے گا اسے جلد احساس ہو جائے گا کہ اسلام کی وہ تصویر جو آجکل میڈیا میں بطور ایک شدت پسند مذہب کے پیش کی جا رہی ہے وہ غلط ہے اور ناانصافی ہے۔ حقیقت میں بہت سے غیر مسلم سکالرز اور ماہرین نے اسلام کے حق میں لکھا ہے اور اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ ان سکالرز کا تعلق مختلف مذاہب مثلاً عیسائیت اور ہندومت وغیرہ سے ہے۔ سرولیم میور انیسویں صدی کے ایک مشہور مستشرق ہیں۔ انہوں نے بھی اسلام پر کئی اعتراضات کئے ہیں لیکن اپنی تحقیق اور مطالعہ کی بنا پر وہ اسلام سے مثبت رنگ میں بھی متاثر ہوئے۔ بالخصوص جنگی قیدیوں اور غلاموں کے ساتھ نرم رویہ کی تعریف کرنے پر مجبور ہوگئے۔ کیرن آرمسٹرانگ نے بھی اسلام کے متعلق اور بالخصوص آنحضرت ﷺ کی صفات حسنہ کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ ایک اور برطانیہ کے مشہور سکالر پروفیسر رچرڈ موبو نے جو کہ اسلام کے بارے میں گہرا علم رکھتے ہیں اور چرچ آف انگلینڈ کی جانب سے ان کو ریورنڈ Reverend کا خطاب بھی ملا ہے اور مختلف سوسائٹیوں کے ممبر بھی ہیں۔ انہوں نے اسلام کے متعلق اور بالخصوص جہاد کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ کافی تحقیق اور غور و فکر کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ شدت پسندوں کی طرف سے کی جانے والی جہاد کی تعریف اسلام کو بالکل غلط انداز میں پیش کرتی ہے اور اپنے اس نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو بطور ثبوت کے پیش کیا ہے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی عقل سلیم رکھنے والا اور انصاف پسند شخص یہ نہیں سوچ سکتا کہ اسلام دہشت گردی اور شدت پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔

لیکن یہ سوال اپنی جگہ پر قائم ہے کہ کن حالات میں اسلام نے مذہبی جنگیں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ اس سوال کا جواب سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کریں جبکہ کفار مکہ نے مسلمانوں کو ہر قسم کے ظلم اور تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس طرح کے سخت حالات کے باوجود بھی مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق پورے صبر کا نمونہ دکھایا۔ بہت سے مواقع پر مسلمانوں نے آنحضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا وہ انتقام لے سکتے ہیں یا اپنا دفاع کر سکتے ہیں؟ وہ آنحضورﷺ سے مخاطب ہو کر کہتے کہ ہم بھی مکہ کے شہری ہیں اور ہمارا تعلق بھی انہی قبائل سے ہے جس سے ان ظالموں کا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے کہ اہل مکہ کو پتہ ہے کہ ہمارا تعلق انہی قبائل سے ہونے کی وجہ سے ہم جنگ اور لڑائی کرنا جانتے ہیں۔ وہ آنحضورﷺ سے ان سوالات کے جواب طلب کرتے اور حضور اکرم ﷺ کا ایک ہی جواب ہوتا کہ ہمیں صبر سے کام لینا ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ ایسا صبر کا نمونہ جو آنحضرتﷺ اور آپﷺ کے صحابہ نے دکھایا پوری انسانی تاریخ میں نہیں ملتا۔

میرے خیال کے مطابق آنحضورﷺ کے اس فیصلہ نے آئندہ زمانہ کے لئے سنہری اصولوں کی بنیادی ڈالی جو یہ تھے کہ قطع نظر اس کے کہ آپ پر کون حاکم ہے آپ کو کسی قسم کی بغاوت کرنے کی اجازت نہیں ہے کہ جس سے ملک کا امن خراب ہو۔ دنیا کے آجکل کے حالات میں جبکہ اندرونی بغاوتیں جگہ جگہ ابھر رہی ہیں یہ اصول یاد رکھنے کے لائق ہے۔ پس مسلمانوں نے اس وقت ظلم کو برداشت کیا اور بہتوں نے اس راہ میں اپنی جانیں قربان کیں اور صبر کا عظیم نمونہ پیش کیا اور یہ نمونہ چند لوگوں تک محدود نہ تھا بلکہ یہ نمونہ تمام مسلمان مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں نے ظاہر کیا۔ کئی سالوں کے مظالم سہنے کے بعد حضورﷺ اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور مدینہ میں مسلمانوں کی اتنی تعداد ہوگئی کہ وہاں پر مقیم مسلمانوں اور یہود کے مابین ایک معاہدہ طے پایا اور اس معاہدہ کے مطابق حضورﷺ کو حکومت کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ مدینہ کے حالات کی وجہ سے یہاں پر مسلمانوں نے نسبتاً امن و آشتی کے ساتھ زندگی گزارنا اور اسلام کی تبلیغ کرنا شروع کی۔ اس وجہ سے اسلام تیزی سے پھیلنا شروع ہو گیا۔ جب مسلمانوں کی کامیابی اور ان کی پُرامن زندگی گزارنے کی خبریں کفار مکہ تک پہنچیں تو انہوں نے مدینہ کے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ وہ موقع تھا کہ جب خدا تعالیٰ نے بالآخر مسلمانوں کو پہلی بار اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی۔ اس اجازت کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ

''جنگ کرنے کی اجازت ان لوگوں کو دی گئی جن پر ظلم کیا گیا اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے اور ان لوگوں کو جن کو ناحق گھروں سے نکالا گیا صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے''۔ (سورۃ الحج آیت نمبر 41,40)

یہ آیات جو میں نے پڑھی ہیں، اگر ان کے مطالب کا عملی طور پر احاطہ کریں تو وہ حالات جن سے مسلمان گزرے ہیں واضح ہو جاتے ہیں۔ کفار مکہ نے مسلمانوں کا پیچھا کرنے میں تمام حدیں عبور کر ڈالیں تب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب یہ وقت ہے جب ان کے ظلم کو روکا جائے اور ایسا نہ کرنے سے نہ صرف اسلام کو خطرہ تھا بلکہ اس سے کوئی بھی راہب خانہ، کلیسا اور گرجا محفوظ نہ رہتا۔ جب ہم اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جنگ کی اجازت نہ صرف اسلام کی حفاظت کے لئے دی گئی تھی بلکہ یہ تمام مذاہب اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا ذریعہ بھی تھی۔ اس لئے جب ہم مسجد کا نام لیتے ہیں تو اس کے ساتھ ہر عبادت گاہ کا تقدس اور احترام ذہن میں آتا ہے خواہ ان عبادتگاہوں کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

ایک اور اعتراض جو اسلام پر ناحق کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس چونکہ طاقت آگئی تھی اس لئے انہوں نے خود سے جنگوں کا آغاز کیا۔ حالانکہ یہ بات ہرگز درست نہیں اور اس وقت کے حقائق کے برعکس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کفار مکہ نے مدینہ پر حملہ کیا۔ لہٰذا کسی بھی صورت مسلمان پہل کرنے والے نہ تھے۔ جہاں تک ظاہری طاقت کا سوال ہے تو مکہ کی فوج ہمیشہ جتھہ اور سامان حرب کے اعتبار سے بہتر رہی ہے۔

وزیر دفاع جو یہاں تشریف فرما ہیں ان کو ان چیزوں کا بخوبی علم ہوگا۔ کفار کے پاس موجود وسیع ہتھیاروں کے ذخیرہ کے مقابل پر مسلمانوں کے پاس صرف تین تلواریں اور چند گھوڑے تھے۔ آنحضور ﷺ کے زمانہ اور آپ ﷺ کے خلفاء کے زمانہ پر تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے دفاعی جنگ کے حالات پیدا ہونے پر کس قدر سخت اصول اپنائے۔ مثلاً سختی کے ساتھ یہ ہدایت تھی کہ کسی عبادت گاہ، پادری یا مذہبی راہنما، عورت، بچے اور بوڑھے کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ ان کو سختی کے ساتھ حکم تھا کہ وہ شخص جو جنگ میں حصہ نہیں لے رہا اس کو نقصان نہیں پہنچانا اور نہ ہی کسی کو زبردستی اسلام قبول کروانا ہے۔ مزید برآں انہوں نے نہ صرف عمارتوں اور لوگوں کی حفاظت کی بلکہ ماحول کی بھی حفاظت کی جیسا کہ ان کو حکم تھا کہ کسی درخت کو کاٹا یا نقصان نہ پہنچایا جائے خواہ وہ پھلدار ہو یا عام درخت۔

اس اعتراض کے جواب میں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے ایک عیسائی تاریخ دان نے لکھا ہے کہ اگر مسلمانوں کو زبردستی ظلم کا نشانہ بناتے ہوئے اسلام میں داخل کیا گیا ہے تو پہلا موقع ملتے ہی وہ اپنا مذہب چھوڑ دیتے اور کسی قسم کی وفا کا نمونہ نہ دکھاتے۔ جبکہ اس کے برعکس ابتدائی مسلمان ایمان کی خاطر ہمیشہ ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اس لئے اسلام میں کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقی انقلاب تھا جو لوگوں کے دلوں پر برپا ہوا۔ اب وقت کی کمی کے باعث میں اس کو تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا لیکن مجھے یقین ہے کہ ان آیات قرآنیہ جن کا میں نے حوالہ دیا ہے سے واضح ہو گیا ہوگا کہ اسلام ہر مذہب کی عبادت گاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے کوئی مسلمان جب مسجد میں خدا کی عبادت کے لئے داخل ہوتا ہے تو کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا یا اس پر ظلم کرنا اس کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا۔

میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ ایک انسان کو بغیر کسی جائز وجہ کے قتل کرنا تمام انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ اسلام کسی بھی طور پر قتل و غارت کی اجازت نہیں دیتا۔ اسی طرح، کسی ایک فرد سے ناانصافی اور ظلم کا برتاؤ کرنا پوری انسانیت سے ناانصافی اور ظلم کے برتاؤ کرنے جیسا ہے۔ اسلام کسی طرح بھی ظلم اور انتقام کی اجازت نہیں دیتا، حتیٰ کہ ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں جو آپ پر ظلم کر چکے ہوں۔ درحقیقت قرآن کریم ہمیں اپنے دشمنوں سے بھی انصاف اور حسن سلوک کا سبق دیتا ہے۔ اس ضمن میں قرآن کریم فرماتا ہے کہ

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو''۔ (سورۃ مائدہ آیت 9)

اس حسین تعلیم کے ہوتے ہوئے کوئی کیسے الزام لگا سکتا ہے کہ اسلامی تعلیم لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے روکتی اور دہشت گردی کی تعلیم دیتی ہے۔ ابھی تک یورپ میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو فکرمند ہیں کہ اگر......کو اپنے مراکز اور...... بنانے کی اجازت دی گئی تو مغرب میں بھی مشرقی دنیا کی طرح بدامنی اور بے چینی پھیل جائے گی۔ لوگ تو اس قسم کے خدشات رکھتے ہیں جبکہ...... تعلیم محبت اور لگاؤ کا پرچار کرتی ہے۔ اس تعلیم کا آپ سب نے اس آیت کریمہ میں مشاہدہ کیا ہے جس کا میں نے حوالہ دیا ہے، جہاں......کو تاکید کی گئی ہے کہ انصاف پر قائم رہیں حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی اور خدا سے ڈریں اور صرف اسی کی عبادت کریں۔ جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ...... صرف اللہ کی عبادت کریں، تو یہ فطرتی عمل ہے کہ جو اللہ سے محبت کرے گا وہ اللہ کی مخلوق سے بھی محبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضورﷺ کو تمام

انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آنحضور ﷺ کے دل میں تمام انسانوں کے لئے بے انتہاء محبت تھی۔ آنحضور ﷺ کی یہ شدید خواہش اور تمنا تھی کہ ہر ایک فرد اپنے خالق کو پہچان لے، اسی کی عبادت کرے اور اسی سے پیار کا تعلق قائم کرے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آنحضور ﷺ ساری عمر خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو رہے اور اس خواہش کے باعث ہمیشہ غمزدہ رہتے کہ کاش تمام انسانیت اپنے خالق کو پہچان لے۔ آنحضور ﷺ کی اسی تکلیف دہ کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

''کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے''۔ (سورۃ شعراء آیت 4)

اس آیت کریمہ سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب آنحضور ﷺ اپنے ماحول میں لوگوں کو خدا کے مختلف شریک بناتے ہوئے اور بتوں کی پرستش کرتے ہوئے دیکھتے تو کس قدر تکلیف محسوس کرتے۔ یہ خیال کہ لوگ بالکل ہی خدا کی طرف مائل نہیں ہوتے، آنحضور ﷺ کو غمزدہ کر دیتا۔ اس آیت کریمہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ کو یہ کامل یقین تھا کہ جب بھی کوئی شخص خدا سے دور ہوتا ہے تو وہ خدا کی سزا کا بھی حقدار ٹھہرتا ہے۔ اس وجہ سے آنحضور ﷺ کا مصفّٰی دل اس بات کا متمنی تھا کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ کو پہچانے اور اس پر کامل ایمان لائے۔ آنحضور ﷺ نے کبھی جنگ و جدل کے ذریعے لوگوں کو اسلام کی طرف نہیں پھیرا بلکہ یہ تبدیلی اپنی دعاؤں کے ذریعے پیدا کی اور آج احمدیہ جماعت بعینہٖ اسی طریق پر عمل پیرا ہے اور یہ طریق ہماری جماعت کو اس دور میں سب سے ممتاز کرتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ جو نکات میں نے مختصراً بیان کئے ہیں وہ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ حقیقی ...... جو صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ...... صرف اور صرف عبادت کی غرض سے تعمیر کرتے ہیں وہ ہرگز کسی دوسرے مذہب سے معمولی سی نفرت کا بھی سوچ نہیں سکتے۔ ہم جو احمدیہ جماعت ہیں، انسانیت سے ہمدردی اور محبت کے باعث، یقینی طور پر مجبور ہیں کہ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچائیں تا کہ لوگ خدا کی طرف آئیں اور اس عمل کی بہترین مثال آنحضور ﷺ کا اسوہ ہے جیسا کہ آنحضور ﷺ بھی یہ دعا کرتے تھے کہ کل بنی نوع انسان اپنے خالق کو پہچان لے اور اسی سے راہنمائی چاہے اور اسی کی عبادت کرے۔

مزید ایک نکتہ جو میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی سے ایسی چند ...... بھی ہیں جنہوں نے اپنا اصل مقصد پورا نہیں کیا اور بجائے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے یہ عمارتیں بدامنی اور ظلم کو پھیلانے کے لئے استعمال ہوتی رہی ہیں۔ ایسی ...... کے بارے میں قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ یہ ایسے لوگوں نے تعمیر کی ہیں جن کے دل خدا کے خوف سے عاری ہیں۔ قرآن کریم حقیقی ...... کو ایسی ...... میں داخل ہونے سے منع کرتا ہے۔ بدقسمتی سے ایسی ...... آج بھی موجود ہیں۔ چنانچہ اس قرآنی حکم کے تحت اور معاشرتی قوانین کے مطابق، حکومت کو اختیار ہے کہ ایسی ...... بند کروا دے۔ تاہم یہ قدم صرف اس وقت لیا جانا چاہئے جب مکمل اور منصفانہ تحقیق ہو چکی ہو جو یہ ثابت کرتی ہو کہ فلاں ...... کو خدا کی عبادت کی بجائے ملک کے خلاف اور اس کے باسیوں کے خلاف کسی منصوبہ بندی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح ہمیں دوسری انتہاء پر بھی نہیں جانا چاہئے کہ ہر ...... اور ہر ...... کے بارے میں چند افواہوں کی بناء پر منفی تاثر قائم کر لیا جائے۔ یقینی طور پر تمام ...... کو اس منفی رو میں یکجا کر دینا کلیۃً بے انصافی ہے۔ اس لئے میری ناروے کے لوگوں سے یہی گزارش ہے کہ وہ ہماری احمدیہ ...... سے خوفزدہ نہ ہوں اور کسی قسم کا منفی تاثر نہ قائم کریں۔ یہ ...... صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت کے لئے تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں سے آپ لوگ ہمیشہ امن، محبت اور مفاہمت کا پیغام سنیں گے۔ اس ...... سے رواداری، پیار اور انصاف کا علم بلند ہوگا۔ باقی اس بات کی یقین دہانی کر لیں کہ ہر احمدی جو اس ...... میں داخل ہوگا وہ انسانیت کی سچی اور گہری محبت رکھتا ہوگا اور اس ملک و قوم کے قوانین کی بھی پابندی کرنے والا ہوگا۔ اس بات کی بھی یقین دہانی کر لیں کہ ہر احمدی جو اس ...... میں داخل ہوگا وہ نفرت سے ہی شدید نفرت کرنے والا ہوگا اور اس بات کی بھی یقین دہانی کر لیں کہ ہر احمدی جو اس ...... میں داخل ہوگا وہ ہر ظلم، خواہ کہیں بھی کیا جائے، اس کے خلاف آواز اٹھانے میں صف اول میں ہوگا اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ ہر قربانی کے لئے تیار ہوگا۔

اس دور میں بانی جماعت احمدیہ جنہیں ہم موعود مسیح مانتے ہیں، نے ہمیں ...... کی حقیقی اور سچی تعلیم سے روشناس کروایا ہے۔ ...... کی یہی سچی نمائندگی ہے جس کے باعث تمام احمدی ...... بانی احمدیت کے ہاتھ پر متحد ہوئے ہیں۔

یہ تمام امور سامنے رکھتے ہوئے ہمارے پاس صرف دو اہم مقاصد ہی رہ جاتے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں اور دوسرا یہ کہ ہم اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ یہ ہے ...... کی لازوال اور پیاری تعلیم اور اگر دنیا اس کو سمجھ لے اور تسلیم کر لے تو تمام معاشرے محبت اور پیار کا گہوارہ بن جائیں گے اور ہم بربریت اور جنگ کی بجائے امن اور ہم آہنگی دیکھیں گے۔ ہمیں دوسروں کی دولت کو حسد کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہئے اور اسی طرح ہمیں دوسروں کے حقوق غصب نہیں کرنے چاہئیں۔ اس کی بجائے ہمیں انسانی قدروں اور باہمی محبت کی جستجو کرنی چاہئے اور انہی انسانی قدروں اور باہمی محبت کو قائم کرنا چاہئے۔

اس کے برخلاف آجکل کچھ عالمی طاقتیں نام نہاد امن قائم کرنے کے لئے جنگ و جدل میں مصروف ہیں۔ ایسی گمراہ کن پالیسیز عدم انصاف اور خدا پر یقین نہ ہونے کا نتیجہ ہیں۔ میری یہ شدید خواہش اور دعا ہے کہ دنیا اس اہم ترین نقطہ کو، جس پر دنیا کی بقا منحصر ہے، سمجھ جائے کہ بنی نوع انسان کو لازماً خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے۔ اگر خدانخواستہ دنیا یہ تعلق قائم کرنے میں ناکام ہوگئی تو یاد رکھیں کہ دنیا اسی طرح ہلاکت کے راستہ پر تیزی سے گامزن رہے گی۔ یہ تباہی پھر کسی ...... کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ انصاف کو قائم نہ کرنے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے اپنے خالق کو نہ پہچاننے کے باعث ہوگی۔

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری نظر میں آپ سب قابل احترام اور معزز مہمان ہیں کہ آپ نے ہماری اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے اپنا قیمتی وقت دیا اور میں معذرت کرتا ہوں کہ میں نے کچھ زیادہ وقت لے لیا اور عشائیہ کے لئے آپ کو کچھ مزید انتظار میں رکھا۔ اب جیسا کہ ہماری روایت ہے کہ ہم ہر تقریب کے آخر پر دعا کرتے ہیں۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے وہ میرے ساتھ دعا میں شریک ہوں گے اور تمام معزز مہمان جس طرح بھی اپنے طریق کے مطابق دعا کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ دعا کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد تمام مہمانوں نے کھانا کھایا۔

مہمانوں کے تاثرات

آج کی اس اہم تقریب میں 120 مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ناروے کی وزیر دفاع Grete Faremo کے علاوہ گیارہ ممبران پارلیمنٹ، دو میئرز، 20 کونسلرز اور کئی اداروں کے سربراہوں کے علاوہ، وکلاء، انجینئرز، ڈاکٹرز اور مختلف مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے احباب موجود تھے۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خود ہر مہمان کے پاس پہنچ کر باری باری سب مہمانوں سے ملے اور ان سے گفتگو فرمائی۔

وزیر دفاع نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں پہلی دفعہ کسی بھی ...... میں آئی ہوں۔ میں یہاں آ کر بہت خوش ہوں اور آج کی اس تقریب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔

ایک میئر Age Tovan نے بتایا جب آپ نے ...... کی تعمیر کا آغاز کیا تھا تو ماحول میں ایک قسم کا منفی ردّعمل تھا۔ جو وقت کے ساتھ زائل ہو چکا ہے اور اب ہمسائے اور علاقہ کے لوگ احمدیہ جماعت اور ...... کے بارہ میں بہت مثبت رائے رکھتے ہیں۔

ایک سابق وزیر Kiell Engebreben نے کہا کہ لوگوں کو اس ماحول میں ...... کی نئی عمارت اور اس سے متعلق Activities کو قبول کرنا مشکل تھا۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں نے اسے قبول کر لیا ہے۔ اوسلو کے لوگوں کا اس ...... کے افتتاح پر ردّعمل مثبت ہے۔

اکثر مہمانوں نے رخصت ہوتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور کہا آج کی تقریب جس میں خلیفۃ المسیح موجود ہیں بہت اعلیٰ تقریب تھی اور ہم یہاں آ کر بہت خوش ہیں۔ ...... کی عظیم الشان تعمیر اور خوبصورتی کا ہر ایک نے ذکر کیا۔ ایک ادارے کے نائب سربراہ نے جاتے ہوئے یہ تاثرات دیئے کہ آپ نے بہت عمدہ پروگرام ترتیب دیا ہے۔ حضور انور کا خطاب نہایت مفید تھا۔ آپ سب بہت ملنسار اور کھلے دل کے لوگ ہیں۔

ایک نومبائع کرد خاتون بھی اس کی اس تقریب میں موجود تھیں۔ جس نے MTA کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا حال دریافت فرمایا۔ حضور انور کو دیکھ کر اس نے رونا شروع کر دیا۔ جب اس سے پوچھا کہ تم نے حضور انور کو اتنا قریب سے دیکھا ہے تمہارے تاثرات کیا ہیں۔ اس پر یہ مسلسل روتی رہی اور صرف اتنا کہا کہ مجھ میں بیان کرنے کی طاقت نہیں ہے میرا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے صرف اتنا کہہ سکتی ہوں کہ احمدیت پر ہی زندہ رہوں گی اور احمدیت پر ہی مروں گی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مہمانوں سے مل رہے تھے تو بہت سے مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

بعد ازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصر میں تشریف لا کر نمازیں مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

اوسلو کے ایک اخبار Groruddalen نے آج اپنی 30 ستمبر 2011ء کی اشاعت میں لکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے نیچے لکھا کہ

احمدیہ ...... جماعت کے روحانی سربراہ حضرت

مرزا مسرور احمد Furuset میں ...... کا افتتاح کریں گے۔

اخبار نے ......کا افتتاح آج ہو رہا ہے کے عنوان کے تحت لکھا

کافی نشیب و فراز کے بعد آخر شمالی یورپ کی سب سے بڑی......کا افتتاح آج Furuset میں ہو رہا ہے۔ یہ خوبصورت اور شاندار عمارت جو کہ موٹروے E6 پر فوروسیتھ سنٹر اور دیگر عمارات کے درمیان واقع ہے۔ یہ شمالی یورپ کی سب سے بڑی احمدیہ...... ہے۔ اخبار نے جماعتی نمائندہ کا بیان درج کرتے ہوئے لکھا کہ ...... کے افتتاح کے موقع پر مختلف ممالک سے کئی سو لوگوں کی آمد متوقع ہے۔ اس......کی تحریک میں ناروے کے احمدیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ جن کی تعداد تقریباً دو ہزار ہے۔ یہ...... جو کہ چار ہزار مربع میٹر پر مشتمل ہے اس پر 100 ملین کرونے سے زائد اخراجات ہوئے ہیں۔ اس کے لئے ایک شخص نے اپنا گھر فروخت کر کے رقم دی ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ اس فرقہ جماعت احمدیہ کی بنیاد 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد نے رکھی۔ اس جماعت کے عقائد اور بنیادی تعلیمات میں امن، باہمی اتحاد اور خدا کے حضور جھکنا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ بانی جماعت احمدیہ کی وفات کے بعد جماعت کے نظام کی قیادت خلفاء کے ذریعہ ہو رہی ہے جو باقاعدہ منتخب ہوتے ہیں۔ آج خلیفہ وقت حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ہیں اور اس وقت بیت النصر Furuset میں موجود ہیں۔ خلیفہ وقت کی یہاں ناروے میں آمد یہاں کے احمدیوں کے لئے بہت عظیم ہے۔ خلیفہ وقت کی رہائش بیت النصر کے رہائشی حصہ میں ہے۔

بیت الذکر میں دو کانفرنس ہال اور دس دفاتر ہیں۔ ان دفاتر میں کام کرنے والے رضاکارانہ کام کرتے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ

...... کے باہر پولیس کی پوسٹ قائم کی گئی ہے۔ پولیس افسروں کے پاس اسلحہ موجود ہے۔ ...... کے احاطے میں داخل ہونے کے لئے مختلف سیکیورٹی سسٹم سے گزرنا پڑتا ہے۔ سیکیورٹی کے یہ انتظامات ایئرپورٹ کی مانند ہیں۔

Stouner Police کے چیف کا کہنا ہے کہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ حفاظتی انتظامات اس لئے ہیں کیونکہ خلیفۃ المسیح یہاں موجود ہیں۔ ان کی انٹرنیشنل سطح پر مخالفت ہے۔ یہی ہماری سیکیورٹی کا پس منظر ہے اس لئے ہم نہایت توجہ دے رہے ہیں اور اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم حافظ احمد انور صاحب مربی سلسلہ کلر کہار ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں

کلر کہار کے ایک طفل عزیزم ارسلان احمد ابن مکرم شمس الاسلام صاحب نے دس سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچے کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ اور خاکسار کو ملی۔ مورخہ 11/اکتوبر 2011ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ جس میں خاکسار نے عزیزم سے سورۃ فاتحہ اور آخری تین سورتیں سنیں اور دعا کروائی۔ اس تقریب میں عزیزم کے غیر از جماعت رشتہ دار بھی شامل تھے۔ احباب سے موصوف کے قرآن پاک کی برکات سے بہرہ مند ہونے، نیک اور باعمر ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یوم سفید چھڑی

بلائنڈ سیکشن خلافت لائبریری ربوہ میں مورخہ 6/اکتوبر 2011ء کو زیر صدارت مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب انچارج دفتر بلائنڈ سیکشن و جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ یوم سفید چھڑی کے سلسلہ میں اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ و صدر مجلس نابینا ربوہ نے یوم سفید چھڑی کی نسبت سے اس کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریوں کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نے قواعد و ضوابط پر اظہار خیال کیا۔ نیز اطاعت نظام کی تلقین کی اور دعا کروائی۔ اور آخر پر ریفریشمنٹ کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے اور انجام بخیر کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں

خاکسار کے چچا مکرم رشید احمد بھٹی صاحب دل و دیگر عوارض کے باعث کئی روز سے شدید علیل ہیں۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد امجد صاحب سیکرٹری وقف جدید ایک حادثے میں زخمی ہو گئے تھے۔ جبڑے کی ہڈی ٹوٹنے کے باعث منہ پر تا حال شدید سوجن ہے اور ان کے بازو میں بھی تکلیف ہے۔ اپنے روزگار کے سلسلہ میں بھی وہ پریشانی کا شکار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

مکرم مسعود احمد ظفر صاحب ابن مکرم میاں ظفر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ڈینگی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کی دعا ہے۔

مکرم شیخ محمد اسلم صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ ڈینگی بخار سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ظفر اقبال ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور مکرم ملک سعید احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ وحدت کالونی لاہور اکثر بیمار رہتے ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملازمت کا مواقع

1۔ یونائیٹڈ نیشن ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

سینئر لوجسٹک اسسٹنٹ، پروگرام اسسٹنٹ، ایڈمن اسسٹنٹ، ICT اسسٹنٹ۔ تفصیل کے لئے visit کریں۔

http://Jobs.un.org.pk/

2۔ Dawlance پاکستان میں بزنس مینیجر اور اسسٹنٹ سیلز مینیجر کی ضرورت ہے۔

3۔ پبلک سیکٹر کے ایک خودمختار ادارے کو کنٹریکٹ آسامیوں کے لئے سینئر فائر لیڈر، فائر مین اور ٹیکنیشنز کی ضرورت ہے۔

4۔ ریلیف اینڈ کرائسز مینیجمنٹ ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو پنجاب۔ لاہور میں جونیئر سکیل سٹینوگرافر، جونیئر کلرک، نائب قاصد، چوکیدار، ڈپٹی ڈائریکٹر ساتھ، اسسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر، ڈرائیور اور نائب قاصد کی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل 23 اکتوبر 2011ء کے اخبار جنگ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

اعلان داخلہ

کنگ ایڈورڈ یونیورسٹی لاہور نے سیشن 2012ء کے لئے مندرجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

Medical Laboratory Technology, Operation Theater Technology, Imaging Technology, Anesthesia Technology, Hearing Sciences, Dental Technology, Orthotics &Prosthetic Technology, Radiotherapy Technology, Renal Dialysis Technology, Psychological Sciences, Speech Therapy, Cardiac Perfusion

Note:

Minimum educational qualification required for all above categories is F.Sc(Pre-Medical) Domicile of Punjab, age limit 17-25 years

Application Forms are available from King Edward Medical University Lahore

(Assistant Registrar)

Fee Structure:Admission Rs. 5000/-Tution fee Rs. 3000 / Month

Application Deadline: 05-11-2011 by hand

For Further Details

Visit:http://www.kemu.edu.pk/

Phone #:42-9211145-54

(نظارت تعلیم)

گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

☆ مکرمہ ڈاکٹر عالیہ احمد صاحبہ چائلڈ سپیشلسٹ

تینوں ڈاکٹرز صاحبان مورخہ 30 اکتوبر 2011ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ احباب وخواتین سے گذارش ہے کہ وہ ڈاکٹرز کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت۔ دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو چھوٹے بھائی مکرم ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ آف گوجرانوالہ حال کینیڈا اور مکرم ملک پرویز احمد صاحب آف لاہور ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دونوں کو ہی بہت زیادہ کمزوری ہوگئی ہے اور حالت نہایت درجہ قابل فکر ہے۔ احباب جماعت سے اپنے ان دونوں بھائیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا کرے اور صحت وسلامتی کے ساتھ باعمر فرمائے۔ آمین

❁ مکرم مرزا فضل بیگ صاحب سٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کئی ایک بیماریوں سے دوچار ہیں۔ فالج بھی ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ڈینگی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور شیخ زاید ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ حمیرا آصف صاحبہ اہلیہ مکرم آصف صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ڈینگی بخار ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شفاء دی لیکن کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ نیز ان کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم احمد کاشف صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں بہنوں کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

صحت مند رہنے کے سنہری اصول سیکھنے کیلئے کتاب
''صحت مند زندگی'' سے استفادہ فرمائیں۔
انگریزی ترجمہ بھی دستیاب ہے۔ کتب فروشوں سے طلب فرمائیں۔ کتاب کے تعارف کیلئے
روزنامہ الفضل 21 مئی 2011ء ملاحظہ فرمائیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:53
طلوع آفتاب	6:18
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:26

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری 0345 / 0321 / 4866677
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ 042 / 35054243 / 37418584
چوبرجی لاہور 0333 / 0315 / 6708024
نزد احمد فیبرکس

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10